The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

عورت حلیف یا حریف

تبصرہ کتاب

ڈاکٹر اسماء منظور

asma.manzoor@uok.edu.pk

ہیڈ آف ویمن ایکسیلنس سینٹر کراچی یونیورسٹی

آمنہ رمیصہ زاہدی

srumaisazh@gmail.com

زیرِ نظر کتاب ”عورت حلیف یا حریف“ ڈاکٹر محمد آفتاب خان کی تحریر کردہ ہے۔ انہوں نے دینِ اسلام اور معاشرے کے مختلف سماجی اور عا ئلی پہلووں پر ان کی تحریریں موجود ہیں۔ ان کی تمام تحریروں کے جائزوں میں ایک بنیادی بات یہ ہے کہ اسلامی معاشرے کو دورِ حاضر میں جن سماجی اور دینی مسائل کا سامنا ہے ڈاکٹر صاحب ان تمام مسائل کا مطالعہ قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔ مغرب کے اُبھرتے ہوئے ایجنڈے کا جواب ان کی تحریروں میں پایا جاتا ہے۔

۔ زیرِ مطالعہ کتاب ”عورت حلیف یا حریف“ کردار کو تاریخی زاویہ، عقلی دلائل اور دینی پیرائے میں بیان کیا گیا ہے جس کا بنیادی نقطہ نظر یہ ہے کہ مغربی روایات ہمارے اسلامی معاشرے کی اقدار کو ٹھیس پہنچارہی ہیں ۔ مسلم معاشرے میں بڑھتی ہوئی مرد و زن کی کشمکش کو اسلامی احکامات کی روشنی میں مثالی معاشرےاور خاندانی نظام کی اہمیت کو مثبت پیرائے میں بیان کیا گیا ہے ۔ اسی کے ساتھ ساتھ اس کتاب میں تاریخ میں عورت کے مقام کو مختلف مذاہب

کے نظریات سے تقابل کیا گیا ہے کہ جو مغرب آج عورت کے حقوق کا خود کو علمبردار کہلواتا ہے ان کی مذہبی تعلیمات کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آغاز میں وہ عورت کے وجود کو تسلیم کرنے تک کے منکر تھے۔ تاہم جب مختلف سماجی انقلاب برپا ہوئے تو انہی حالات کے تناظر میں مغربی معاشرے میں عورت نے سماجی ضروریات کے تحت خود کو متعارف کروایا

اس کتاب میں صنف لطیف کی اہمیت دینِ اسلام، عیسائیت اور یہودی تعلیمات کا موازنہ کیا گیا ہے۔ عیسائیت اور یہودیت میں الہامی تعلیمات کو مسخ بھی کیا گیا اور ان الہامی کُتب میں عورت کے کردار کو منفی انداز سے پیش کیا گیا تھا۔ اس کے برعکس اسلام نے عورت کو چودہ سو سال پہلے وہ امتیاز عطا کیا ہے کہ ترقی یافتہ قومیں ترقی کی معراج پہ پہنچنے کے باوجود بھی اس میعار کو نہیں پاسکی ہیں ،

پچھلی چار دہائیوں سے مسلم ممالک میں عورتوں کے مقام و مرتبے اور اسلام کے عائلی نظام و خاندانی نظام سے متعلق بحث زور و شور سے جاری ہے، مگر افسوس کا مقام ہے کہ مسلم ممالک میں بھی خواتین کے بارے میں اسلام کے اصلی چہرے کی تصویر ہرگز نہیں ،بلکہ وہ افراتط و تفر یط کا شکار ہیں۔مسلم ممالک میں ایک گروہ خواتین کے حقوق اور آزادی کی جد وجہد میں اس حد تک چلا گیا کہ وہ تمام سماجی سرگرمیوں میں خواتین کی شرکت کو ضروری قرار دے رہا ہے یہاں تک کہ خواتین کو ٹریفک پولیس میں بھی شامل کیا جارہا ہے۔ دوسرا گروہ خواتین کو گھر کی چار دیواری کے اندر مقید رکھنا چاہتا ہے۔ اسلام ہمیں اعتدال کی راہ دکھاتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دین اسلام کے ابتدائی دور میں بھی خواتین سماجی طور پر بہت فعال تھیں اور اپنی مذہبی حدود میں رہ کر کام کیا کرتی

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

تھیں۔ تاریخ میں مسلم خواتین کے زخمیوں کا علاج اور مرہم پٹی کرنے کی کئی مثالیں موجود ہیں ۔ دور جدید میں عورتوں کی آزادی، مساوات اور برابری سے متعلق جو سوالات اٹھائے گئے ہیں وہ انیسویں صدی کے صنعتی انقلاب کا شاخسانہ ہیں۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد صورتحال مزید ابتر ہوتی چلی گئی اور سب سے زیادہ نقصان خاندانی نظام کو پہنچا۔ خواتین کو کام کے لیے شہروں میں موجود صنعتوں کی طرف آنا پڑا تاکہ وہ اپنے خاندان کی معاشی استحکام میں مدد کر سکیں۔ جنگوں کے نتیجے میں ہزاروں مرد جسمانی معذوریوں کا شکار ہوئے اور ذہنی امراض میں مبتلا بھی ہوئے۔ صنعت کاروں کو عورت کی صورت میں کم تنخواہ پر زیادہ کام کرنے والی افرادی قوت میسر آ گئی۔ خواتین دفتروں اور کارخانوں میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے لگیں لیکن مرد و زن کے اس آزادانہ اختلاط نے نئے مسائل کو جنم دیا جن میں غیر شادی شدہ مائیں، ناجائز اولاد، اور ایڈز جیسی بیماریوں کا پھیلاؤ بھی شامل ہے۔

چرچ کے رویے نے اس صورتحال میں مزید جلتی پر تیل کا کام کیا۔ سائنس اور مذہب کے مابین اختلاف کی وجہ سے چرچ کا مقام و مرتبہ پہلے جیسا نہ رہا۔ نوجوانوں کو جب چرچ سے رہنمائی نہ ملی تو ان کا اعتماد مذہب پہ سے اٹھتا چلا گیا۔ چرچ خود بھی آزادانہ جنسی تعلقات اور تجرد جیسے معاملات پہ دو حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ تجرد کی تحریک مردوں کو آ ختہ کاری پر آ مادہ کر رہی تھی۔ کتاب کے مطابق انیسویں صدی تک جنسی معاملات میں اسی طرح کا رویہ دیکھنے میں آیا مگر پھر اس غیر انسانی رویے کے خلاف آوازیں اٹھیں جو شخصی آزادی کے حق میں تھیں۔ کا فلسفہ عام ہوا اور چرچ کے غیراخلاقی نظریات اور ظالمانہ نظام کے خلاف تحریک عام ہوئی جس نے انقلاب فرانس کی راہ ہموار کی اور بالآخر دور جدید کی ترقی پسند روشن) . چرچ کو ویٹیکن شہر کی چار دیواری میں محدود ہونے پہ مجبور کر دیا اور چرچ نے دنیاوی معاملات سے اپنے آپ کو الگ تھلگ کر لیا۔ بد قسمتی سے مسلم ممالک بھی اسی طرح کے مسائل کا شکار

ہوئے حالانکہ وہ مغربی طاقتوں سے آزادی حاصل کر نے میں کامیاب رہے تھے لیکن ذہنی غلامی سے پوری طرح نجات حاصل نہ کر سکے۔ مسلم قائدین بھی اسلامی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو نظر انداز کر کے آگے بڑھ رہے تھے۔ اس کیفیت پہ۔ علا مہ اقبال نے یو ں تبصرہ کیا ہے کہ

ع۔مغرب ز تو بیگا نہ مشرق ہمہ افسانہ ۔۔۔۔۔۔۔ وقت است کہ درعالم نقش دگر انگیزی

زیر نظر کتاب میں ڈاکٹر آفتاب نے کرسچن چرچ کے اس یقین کا منطقی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے کہ عورت گناہ کی جڑ ہے۔ عورت کو گناہ کی اصل وجہ سمجھ کر اس کو حقارت سے دیکھا جاتا ہے اور کسی ذمہ داری کا اہل نہیں سمجھا جاتا۔ اس کتاب میں ڈاکٹر آفتاب نے یہ واضح کیا ہے کہ عورت ومرد کا تعلق ہمہ جہت ہے۔ عورت ماں ہے 'بیوی ہے 'بہن ہے بیٹی ہے' یہ تعلق باہمی محبت، ایک دوسرے کی دیکھ بھال اور دونوں کے اشتراک سے عبارت ہے۔ عورت اور مرد کے کردار کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے علم کی ضرورت ہے۔ ماں کے لیے عزت، بیوی کے لیے محبت، اور بہن اور بیٹی کے لیے اچھا سلوک پسندیدہ ہے۔

مصنف نے اس موضوع سےمتعلق اٹھنے والے سوالات کے جامع جوابات دیے ہیں اس لحاظ سے یہ کتاب ایک شاہکار ہے جس میں عورت کے وقار کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف نے سائنسی طریقے سے موضوع کا تجزیہ کیا ہے اور نتائج اخذ کیے ہیں۔ کتاب کے مضامین پہ سرسری نظر ڈالیں تو بہت سے اہم موضوعات اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے عورت سے متعلق ہر موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ مستشرقین نے اسلام سے متعلق شکوک و شبہات کو کچھ مسلم مردوں اور خواتین نے بھی اٹھایا اور مسلم ممالک میں فیمینسٹ تحریکیں برپا کیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں نے ا عورت کے گناہگار ہونے اور حقیر سمجھے جانے کا فلسفہ بے انتہا ہوشیاری سے اسلام کے کھاتے میں ڈال

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

دیا حالانکہ قرآن نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ حضرت آدم اور حوا ***دونوں*** سے لغز ش ہوئی *اور* ***دونوں*** *ا*للہ کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھے۔ لیکن جب ***دونوں*** نے توبہ کی تو ***دونوں*** کی قبول ہوئی اور معافی مل گئی اس کے بعد اللہ نے زمین پہ اتارا۔ اسلام بنیادی طور پر خواتین کی عظمت کا علمبردار ہے۔ اسی نقطہ نظر کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے جس میں عورت کے مقام کی اہمیت ' خاندانی نظام کی بنیاد سے منسلک کی گئی ہے اور اس میں حضرت محمد کی عائلی زندگی، اَزواج کے ساتھ ِان کے حُسنِ سلوک کو مثالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ عہدِ قدیم کی عورت نبی آخرالزماں کی تعلیمات میں بے انتہا عزت و عظمت کی بنیاد تھی جو مشرقی عورت آج آزادی کی بات کرتی ہے و ہ اخلاقی و انسانی روایات میں اسلام کئی صدیوں پہلے نواز چکا ہے اور ان ہی کو اساس بناتے ہوئے عورت مسلم اُمہ کی تعمیر کرسکتی ہے۔ اس کتاب میں دورِ حاضر میں بڑھتی ہوئی مرد و عورت کی صنفی کشمکش کو بیان کیا گیا ہے کہ صنفی برتری سے زیادہ یہ دین مساوات اور برابری کی تلقین کرتا ہے جس کے پیشِ نظر مسلم معاشرے میں ازدواجی زندگی کی اہمیت کے بنیادی اجزاء کو بیان کیا گیا ہے جیسا کہ نکاح کی اہمیت و افادیت اور اس کے تحت بڑھتے خاندانی نظام جو اسلامی معاشرے کی بنیادی اساس ہیں ان کو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے ارشادات اور سُنتِ نبوی کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں مغرب کے اُسی نقطہ نظر کی نفی کی گئی ہے جو اس بات کا دعویدار ہے کہ اسلام عورت کے حقوق کا استحصال کرتا ہے اِسی نقطہ نظر کو ڈاکٹر محمد آفتاب خے بائبل اور قرآنِ مجید میں عورتوں کے کردار سے متعلق تقابلی جاءزہ کے ساتھ بیان کیا کہ مشرقی مسلم خواتین مغرب کی جنسی تفریق کے پروپیگنڈے سے نکل کر قرآنِ مجید سے استفادہ کرکے دینی و

دنیاوی مراحل طے کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اسلام میں علم کے حصول کی فضیلت کو مختلف اُمہات المومنین کی مثالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ اسی تناظر کو علامہ محمد اقبال نے اپنی منظوم میں آزادیئ نسواں کے نقطہ نظر سے بیان کرکے مغرب کے اعتراضات و غلط فہمیوں کو اپنی تحریروں کے ذریعے دور کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ اسلام اور عورت کا ایک مثبت کردار اُبھر کر سامنے آسکے

ع اس راز کوعورت کی بصیرت ہی کرے فاش ------۔ مجبور ہیں معزور ہین مردان خرد مند

۔ مجموعی طور پر یہ کتاب دورِ حاضر کے اُبھرتے سماجی مسائل کے خاتمے کے لیے اہم کردار ادا کرسکتی ہے کہ ہ جو این جی اوز اور مغربی نقطہ نظر اسلامی روایات کو ٹھیس پہنچا رہی ہیں اور مسلم عورت کو آزادی کے لبادہ میں جن غیر اخلاقی معاملات سے آشنا کروایا جارہا ہے ۔یہ ان نظریات کو تاریخی اور اسلامی دلائل سے اریخ میں امہات المومنین اور مومنات کے کردار کو بیان کرکے یہ وضاحت کی جاسکتی ہے کہ جس آزادی کی بات آج م ساوات مردوزن کے حامی کر رہے ہیں وہ اسلام چودہ صدی قبل ہی مہیا کرچکا ہے اور آج عورت کے کردار کو جو ایک حریف بناکر پیش کیا جارہا ہے وہ اصل میں اسلامی عقائد اور روایات میں کردار "حلیف "کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے کہ وہی عورت جو تاریخ میں حلیف تھی وہ مثالی کردار کی مانند تھی شاید مغرب آج اس مثالی کردار کو حلیف کے بجا ئےحریف بناکر معدوم کر رہا ہے۔

یا للعجب یا للعجب یاللعجب